| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں |
| مولف | : | مولانا محمد شمشاد ندوی |

استاذ جامعۃ الہدایہ، رام گڑھ روڈ، لال واس،
جے پور راجستھان
mdshamshadnadwi@gmail.com
Mb. 09829158105

| | | |
|---|---|---|
| سن اشاعت | : | ۲۰۱۲ |
| ایڈیشن | : | اوّل |
| تعداد | : | ایک ہزار |
| صفحات | : | ۱۴ |
| سائز | : | 23x36 |
| قیمت | : | |
| کمپوزنگ | : | القلم کمپیوٹرس، رام گنج، جے پور 09314510296 |
| ناشر | : | انجمن اصلاح المسلمین، رام پور کیشو، شیوہر، بہار |
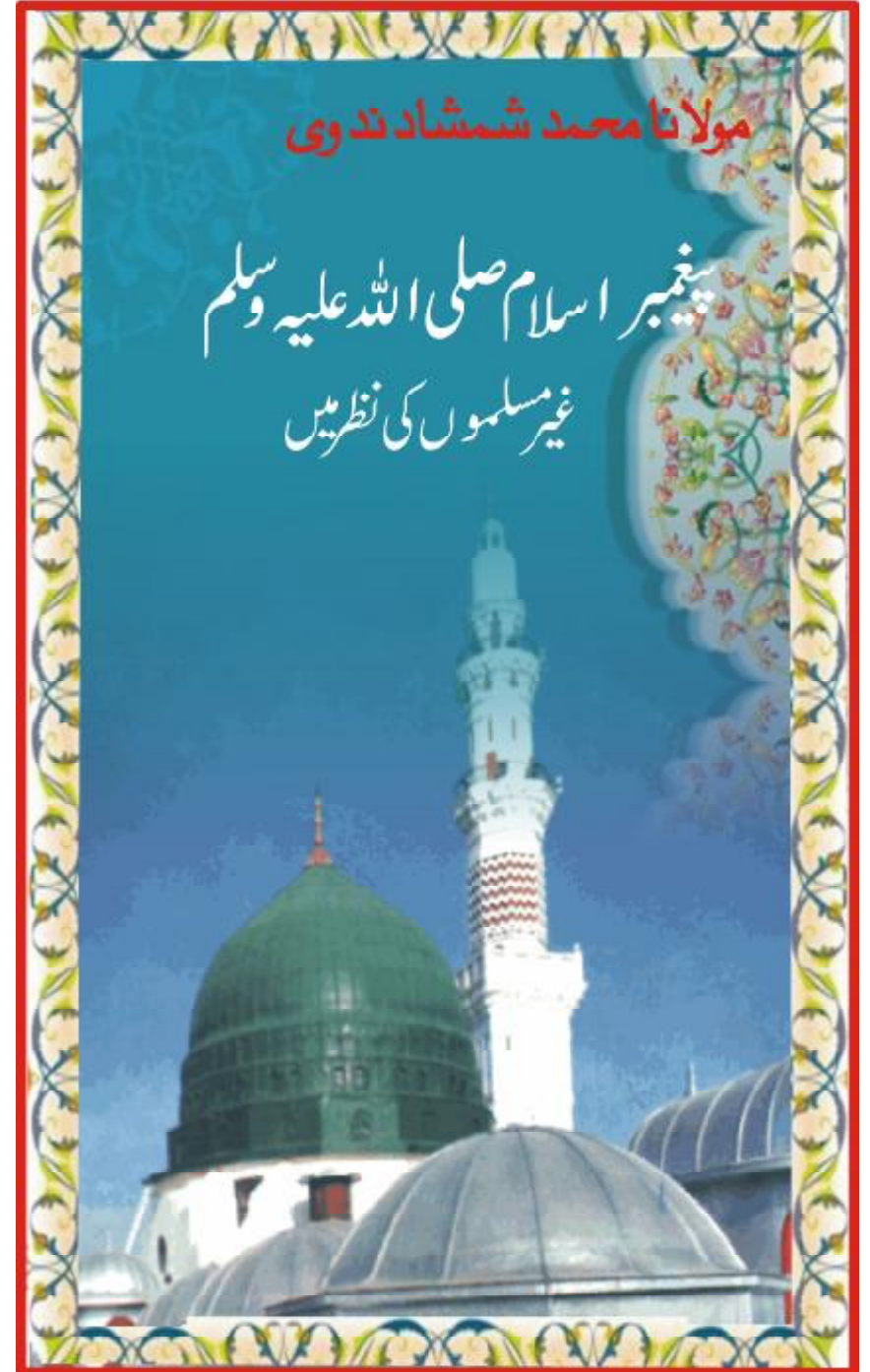
# خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ غیر مسلموں کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر پوری انسانیت پر رحم وکرم فرمایا۔ تباہی و بربادی کے دہانے پر پہنچ چکی انسانیت کو تعلیم و تربیت، اخلاق و محبت، امن وشانتی اور کامیابی ونجات سے ہمکنار کیا، لیکن ساری انسانیت کا ہمدرد وغمگسار خود انہی انسانوں سے ستایا گیا جن کی ابدی کامیابی ونجات کے لیے مبعوث کیے گئے۔ ان پر تہمت والزام تراشی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا، ان کے خلاف سازشیں کی گئیں، قتل کے منصوبے بنائے گئے، ان کی شخصیت داغدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس گمراہی وضلالت اور ظلم واستحصال کے دور میں سچائی وحق کا ساتھ دینے والے بھی سامنے آئے اور مخالف ماحول ہونے کے باوجود آپؐ پر ایمان لائے اور آپ کو اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کیا۔

اصحابِ رسولؐ کی محبت، جاں نثاری، ایثار وقربانی، محبت وفدائیت، ہمدردی وغمگساری، ایمان ویقین، جذبہ وخلوص کے نادر نمونے تاریخ انسانیت پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ہر دور میں معاندین اسلام، باغیانِ انسانیت نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ازواجِ مطہرات اور اسلامی تعلیمات کی غلط تصویریں پیش کی اور مفروضہ دلائل کے ذریعہ شکوک وشبہات پیدا کرنے اور غلط فہمیاں پھیلانے کی منظّم تدبیر وکوشش کی۔ آج بھی کچھ اسلام دشمن عناصر نے مختلف وسائل وذرائع کو بروئے کار لا کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف ایک سرد جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ وہ لوگ کتابیں لکھ کر، مضامین ومقالات مرتب کرکے اور فلمیں بنا کر پیغمبر انسانیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف زہر افشانی کر رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہود ونصاریٰ جب مسلسل جنگوں میں ناکام ہوئے تو انہوں نے قلم کے ذریعہ جنگ چھیڑ دی اور انہوں نے عربی زبان وادب، اسلامی علوم اور تاریخ عرب کا مطالعہ کرکے منصوبہ بند طریقے سے حکومتوں اور مختلف تنظیموں کے زیر سایہ مضامین ومقالات اور



کتابوں کا انبار لگا دیا۔ جس کا مقصد اسلام سے غیر مسلموں کو دور رکھنا اور مسلمانوں کے یقین واعتماد کو متزلزل کرنا تھا۔ بے بنیاد دلائل کا سہارا لے کر اور معمولی واقعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرکے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حکومتوں اور خفیہ ایجنسیوں نے مسلم شخصیات اور مسلم ممالک کو ذلیل ورسوا کرنے، کمزور وبے بس کرنے اور ان کے وسائل پر قابض ہونے میں کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

اسرائیلی حکومت کی حوصلہ افزائی اور عفو ودرگذر کا معاملہ تو دوسری جانب عراق وفلسطین اور افغانستان کو عبرتناک سزائیں، ایک سروے کے مطابق دونوں ممالک کے بیس لاکھ شہری ہلاک کردیئے گئے۔ مالی نقصانات کا اندازہ شمار سے باہر ہے۔ چند ماہ قبل انوسنس آف مسلم نامی ایک فلم بنا کر جو ماحول بنانے کی کوشش کی گئی اس کا سبھی کو علم ہے۔ اس موقع پر عربی زبان کے نامور ادیب و صحافی اور دار العلوم ندوۃ العلماء کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا سید واضح رشید ندوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے ''فلموں سے بھی کیا گیا اسلام کو بدنام'' کے عنوان سے ایک مفصل مضمون تحریر فرمایا۔

اسی مضمون سے ایک اقتباس نذرِ قارئین کر رہا ہوں۔

Robert Briffault اپنی کتاب The making of Humanity میں لکھتا ہے کہ یورپ کی ترقی میں اسلامی تہذیب کا بڑا حصہ اور اس کے انمٹ نقوش ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ علوم طبیعیہ نے (جس کا سہرا عربوں کے سر بندھتا ہے) یورپ کو صرف نئی زندگی ہی نہیں دی، بلکہ اسلامی تہذیب نے یورپ کی بیداری میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ لیکن یورپ نے اپنے فطری مزاج کے مطابق اس نعمت بہا پر (جو اس کی بیداری کا سبب بنی تھی) تشکر وامتنان کے جذبات کے اظہار کے بجائے منفی پہلو اپنایا، کیونکہ اس پر صلیبی روح غالب تھی اور یہ اسی اغراض ومقاصد نے اس کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، چنانچہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن بن کر سامنے آیا اور یہ اسلام دشمنی نتیجہ تھی اس پستی کا جس سے یورپ ایک ہزار سال سے دوچار تھا اور یہی اسلام دشمنی نتیجہ تھی اس خوف کا جو اسلامی فتوحات کے دور میں یورپ کے دل میں مسلم حکمرانوں کی طرف سے بیٹھا ہوا تھا، پھر یہی خوف بنا اس بات کا کہ یورپ نے اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی تدبیریں کیں اور مسلمانوں کی مقدس جگہوں پر حملہ کرکے ان پر قبضہ کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ اس سامراج کے

علمبرداروں نے اسلامی ممالک میں اپنے سامراجی دور میں اپنے تمام علمی، سیاسی اور اقتصادی حربے مسلمانوں کی طاقت توڑنے اوران کے اندر شکست خوردگی کا احساس پیدا کرنے اوران کے اتحاد کو افتراق میں بدلنے کے لیے استعمال کیے، مسلمانوں میں اس طرح کے احساسات پیدا کرنے کے لیے انہوں نے کتابوں کی تعلیم وتربیت، علم اور میڈیا کو اپنا ذریعہ بنایا اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کے غصہ کو بھڑکانے، ان کو وقتی جوش دلانے اور ان کے ایمان کو جانچنے کے لیے انہوں نے فنی طریقے بھی اختیار کیے۔ خاص طور پر انہوں نے فلموں کو اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے استعمال کیا اور مغربی فلموں نے اسلام اور مسلمانوں کی غلط تصویر پیش کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا.......

افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس طرح کی گندگی اور ناپاک کوششیں بار بار ہو رہی ہیں اوران پر کوئی نکیل نہیں کسی جارہی ہے بلکہ ان کو آزادی رائے کی آڑ میں جواز کا درجہ دے دیا گیا ہے جب کہ اندرونی معاملات میں آزادی رائے کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔''(۱)

دشمنانِ اسلام کی لگاتار شکست نے ان کو حکمت عملی تبدیل کرنے پر مجبور کردیا، انہوں نے اسلامی علوم وفنون کا گہرا مطالعہ کر کے تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کیا اور اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے بنیاد باتوں کا سہارا لے کر مسلمانوں کو ان کے مذہب سے بدگمان کرنے اور غیر مسلمین کو اسلام سے دور کرنے کا خطرناک منصوبہ بنایا۔ انہوں نے تصنیف وتالیف اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے شکوک وشبہات اور غلط فہمیاں پھیلانی شروع کی۔ سب سے پہلے جان آف دمشقی نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنسی اتہامات کا طومار کھڑا کیا۔ پھر اس کے نقشِ قدم پر بہت ساری کتابیں لکھی گئیں۔ مضامین ومقالات لکھے جانے لگے۔ ان تحریروں نے صلیبی جنگوں میں تیل ڈالنے کا کام کیا۔ صلیبی جنگوں کی پانچ سو سالہ تاریخ میں منفی لٹریچروں کے انبار لگ گئے۔ پہلی صلیبی جنگ ۱۰۹۹ء میں، دوسری صلیبی جنگ ۱۱۴۷ء میں، تیسری ۱۱۸۹ء سے ۱۱۹۳ء تک، چوتھی جنگ ۱۲۰۳ء سے ۱۲۰۴ء کے درمیان لڑی گئی، پانچویں صلیبی جنگ ۱۲۱۷ء میں، چھٹی صلیبی جنگ ۱۲۲۸ء میں، آٹھویں صلیبی جنگ

(۱) راشٹریہ سہارا، ۱۱ نومبر ۲۰۱۲ء، اتوار، ضمیمہ امنگ



۱۲۷۱ء میں، نویں صلیبی جنگ ۱۳۶۰ء اور دسویں صلیبی جنگ ۱۴۶۴ء میں برپا کی گئی۔ ان کی مسلسل شکست نے سرد جنگ کی طرف ان کو موڑ دیا۔

اسلامی علوم وفنون کے ماہرینِ یہود ونصاریٰ نے آپ ﷺ شخصیت کو داغدار کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ Peter نے بڑی محنت وکاوش سے قرآن اور اسلامی تعلیمات کی گہری معلومات حاصل کی اور Robert سے لاطینی میں قرآن کا ترجمہ کروایا۔ Robert اور Hermann نے چار مزید عربی کتابوں کا ترجمہ تیار کیا، پھر رابرٹ نے اسلام کے خلاف ایک زہر آلود کتاب Chronica Mendosaet Ridiculsasara Cenorum مرتب کی۔ اسلامی کتاب کے منظر عام پر آتے ہی اسلام کے خلاف تحریری جنگوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جو ہنوز جاری ہے۔ یورپ کی مختلف زبان میں کتابیں لکھی جانے لگی۔ حکومتوں، کلیساؤں اور تنظیموں کا زیر سایہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منظّم سازشیں اور تدبیریں برپا ہیں۔ اسی ذہن وفکر نے یہود ونصاریٰ اور غیر مسلموں کو اسلام اور مسلمانوں سے دور کردیا ہے اور اسی ذہن وفکر کے زیر سایہ عیسائی حکومتوں اور فوجیوں کو مسلمانوں کے خلاف درندگی وحیوانیت اور قتل عام پر مجبور کردیا۔ انہوں نے اسلام ومسلمانوں کے خلاف ایسی انتقامی کارروائیاں کیں جن کا تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

لیکن تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے۔ ان حالات میں بھی اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ شکوک وشبہات کی آندھی میں بھی ہدایت کے دیے جل رہے ہیں۔ اغیار کے گھروں میں اسلام کی روشنی پہنچ رہی ہے۔ منصف مزاج غیر مسلموں نے بھی پیغمبر اسلام اور اسلامی تعلیمات کی خوبیوں کا کھل کر اعتراف کیا ہے اور بہت سے اربابِ حل وعقد، اعلیٰ تعلیم یافتہ، صاحب عزت وثروت اور مختلف علوم وفنون کے ماہرین بھی مشرف بہ اسلام ہوئے اور مختلف حالات و نقصانات کے باوجود اسلام پر ثابت قدم رہے۔ (اس سلسلے میں پروفیسر عبدالغنی فاروق کی کتاب ''ہم کیوں مسلمان ہوئے'' کا مطالعہ بیحد مفید رہے گا۔ یہ کتاب مکتبہ الحسنات، دریا گنج، دہلی سے شائع ہوئی ہے۔)

بہت سے لوگ قومی عصبیت، سیاسی وجوہ واسباب، سائنسی علوم میں برتری وتفوق،

ماحول کی مخالفت، عملی زندگی سے گریز، عزیز واقارب اور دوست واحباب کے طعن وتشنیع کا خطرہ، مالی نقصان کا ڈر، اہل وعیال کی جدائی کا خدشہ وخطرہ، فاتح ومفتوح کا امتیاز، مسلم قوم کی پسماندگی، مذہبی تعصب اور سچی طلب وتڑپ کی کمی جیسی وجوہات میں سے کسی وجہ سے ایمان میں داخل نہیں ہوسکے اور بڑی کامیابی سے محروم رہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حق و باطل میں معرکہ آرائی روزِ اوّل سے جاری ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

لیکن حق کی کامیابی یقینی ہے، اسلام کو مٹانے کی مخالفین ومعاندین کی ساری تدبیریں ناکام ہوتی رہیں گی۔

**یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ مُتِمُّ نورہ و لو کرہ الکافرون.** (۱)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف غیر مسلمین بھی کیے بغیر نہ رہ سکے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا کا اعتراف ہے کہ دنیا کی مذہبی شخصیتوں میں سب سے بڑھ کر کامیاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی گذری ہے اور ان کی لائی ہوئی کتاب روئے زمین پر سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب (قرآن مجید) ہے۔

انسائیکلوپیڈیا امریکانا نے لکھا ہے: محمدؐ تاریخ کی مکمل روشنی میں پیدا ہوئے۔(۲)

ایک عیسائی مصنف ہارٹ میخائل نے اپنی کتاب 'دی ہنڈریڈ' میں دنیا جہاں کی مؤثر شخصیات کا انتخاب کیا تو اس نے اس میں سب سے پہلے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین مقام دیتے ہوئے لکھا ''ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں، لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب رہی''۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عاجزانہ طور پر اپنی مساعی کا آغاز کیا اور دنیا کے عظیم

(۱) سورۃ الصف : ۸ (۲) جلد۱۹، ص۲۹۲



مذاہب میں ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے پھیلایا، وہ ایک انتہائی مؤثر سیاسی رہنما بھی ثابت ہوئے، آج تیرہ سو برس گذرنے کے باوجود ان کے اثرات انسانوں پر ہنوز مسلم اور گہرے ہیں........ہم جانتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں عرب فتوحات کے انسانی تاریخ پر اثرات ہنوز موجود ہیں، یہ دینی اور دنیاوی اثرات کا ایسا بے نظیر اشتراک ہے جو میرے خیال میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت کا درجہ دینے کا جواز بنتا ہے''۔(۱)

فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے: اگر اشخاص کی زندگی، بزرگی اور وقعت کا اندازہ اس کے کارناموں سے لگایا جاسکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ حضرت محمدؐ رجال التاریخ میں سب سے عظیم شخصیت گذرے ہیں۔(Civilization De Arabes) اس کا اردو ترجمہ 'تمدنِ عرب' کے نام سے شمس العلماء مولوی سید علی بلگرامی نے کیا ہے۔

قدیم مورخین نے تعصب مذہبی کی وجہ سے ان کے کارناموں کی پوری وقعت نہیں کی لیکن فی زمانہ خود مورخین نصاریٰ انصاف کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں۔

جی ڈبلیو لیٹنر (G.W. Laitener) Muhammadism religious systems of the world میں لکھتا ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ محمد کی شخصیت اور ذات میں ایک ایسی کشش اور جاذبیت ہے جو کسی دور میں کم نہیں ہوگی بلکہ کشش اور جاذبیت میں نبی نوع انسان کے لیے اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

**لین پول** (Lane Pole) لکھتا ہے: ''روئے زمین پر محمدؐ جیسا دوراندیش اور صاحبِ بصیرت انسان کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔(۲)

**جارج برنارڈ شا** لکھتا ہے: ''از منہ وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے جہالت و تعصب کی بنیاد پر اسلام کی نہایت بھیانک تصویر پیش کی۔ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کے خلاف منظّم تحریک چلائی۔ یہ تمام راہب اور مصنف غلط کار تھے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) سو عظیم آدمی''، مائیکل ہارٹ، ص۲۵-۲۹، مطبوعہ قاری پبلی کیشنز، دہلی، مترجم عاصم بٹ

(۲) Studies in Mosque

ایک عظیم ہستی اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ تھے''۔

**اے جی لیونارڈ** لکھتا ہے: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی دراصل عطیہ خداوندی تھی''۔

**لین پول**: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے بارے میں بعض حلقے شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ ایسے معترض حلقوں کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے کہ ہر آن بدلتے ہوئے زمانہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کس طرح آخری، حتمی اور غیر متبدل قرار دی جاسکتی ہیں۔ یہ سوال عمومی سطح پر اور بالخصوص اسلام کی ابدی حقانیت کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ ایک عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیمات بیحد سخت اور مشکل ہیں، اسلامی تعلیمات میں جبر کا عنصر بہت قوی ہے۔ یوں یہ معترضین اسلام کو ایک بے لچک مذہب قرار دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہمیشہ کے لیے نہیں ہوسکتیں، کیا واقعی ایسا ہے....؟

روئے زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا دور اندیش اور صاحب بصیرت انسان کوئی دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔(۱)

**لامارتین**(A.M. Lamartine):

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلسفی، خطیب، مبلغ، قانون ساز، شجاع، بہادر، خیالات وافکار کے فاتح بھی تھے۔ انہوں نے قوانین خداوندی بحال کیے، وہ ایک ایسی عظیم الشان روحانی سلطنت کے بانی تھے وابدالآباد تک قائم رہے گی۔ وہ تمام پیمانے اور معیار جن سے ہم کسی انسان کی عظمت کا اندازہ لگاتے ہیں، انہیں بروئے کار لا کر بتایئے.....کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی عظیم تر تھا؟

**منٹگمری واٹ**: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح حیات اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جتنا غور کریں اتنا ہی آپ کی کامیابیوں کی وسعت پر حیرانی ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حالات اتنے سازگار تھے اور انہوں نے آپ کو وہ مواقع مہیا کیے جو بہت کم مشاہیر کو حاصل ہوتے ہیں، تاہم یہ ماننا پڑتا ہے کہ آپ اپنے زمانہ کے ہم پلہ تھے، یہ آپ کی حکمت، سیاست اور

(۱) Studies in Mosque



انتظامی صلاحیتوں کے طفیل ہے کہ انسانیت کی تاریخ کو ایک اہم باب نصیب ہوا۔

**آرنلڈ ٹوائن بی**: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ذریعہ انسانوں میں رنگ و نسل اور طبقاتی امتیاز کا یکسر خاتمہ کر دیا، کسی مذہب نے اتنی بڑی کامیابی حاصل نہیں کی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کو نصیب ہوئی، آج کی دنیا جس ضرورت کے لیے رو رہی ہے، اسے صرف اور صرف مساواتِ محمدی کے ذریعہ اور اس نظریہ کے تحت ہی پورا کیا جاسکتا ہے۔

**مسٹر دی رائٹ**: تاریخ انسانی میں کسی ایسی شخص کی مثال موجود نہیں کہ جس نے احکامِ خداوندی کو اس مستحسن طریقہ سے انجام دیا ہو جس طرح پیغمبر اسلام نے انجام دیا ہے۔

**سر ہملٹن گب**: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح حضرت محمد کی مرضی اور احکام کے تابع کر دیئے تھے، اس کی تمام تر وجہ آپ کی شخصیت کا اثر تھا۔

مشہور جرمن اسکالر **ای شاساؤ** لکھتا ہے:

انسان اپنی محبت سے پہچانا جاتا ہے اور پیغمبر اپنے رفقاء، حواریوں اور صحابہ کے حوالے سے، پیغمبر کی تعلیم کا صحیح اثر دیکھنا ہو تو ان کے ان ساتھیوں کو دیکھئے جنہوں نے ان کے ساتھ پیمانِ وفا باندھا ہوا اور ان کے مذہب پر سب سے پہلے ایمان لائے ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر ایک نگاہ ڈالئے......اپنے نبی کے لیے سب کچھ قربان کر دینے والے جن کا تکیہ کلام یہ تھا کہ اے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہم ہمارے ماں باپ قربان ہوں۔ آخر یہ فرق کیوں تھا....؟ صاحبِ دل اور صاحبِ ضمیر انسانوں کے لیے اس میں غور وفکر کا بہت مواد موجود ہے۔ مختصر جواب یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ایسی تاثیر تھی کہ ان کی تعلیمات میں ایسی صداقت تھی کہ انہوں نے جاں نثاروں کو جنم دیا۔

**آر لینڈاؤ**: دنیا اگر اپنے جھگڑوں سے نجات حاصل کر کے امن کا گہوارہ بننا چاہتی ہے تو پھر اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا پڑے گا۔(۱)

**جارج برنارڈشا**: میری خواہش ہے کہ اس صدی کے آخر تک برطانوی امپائر کو

(۱) Islam and the Arabs

محمد صلی اللہ علیہ وسلمک کی تعلیمات مجموعی طور پر اپنا لینی چاہئیں۔ انسانی زندگی کے حوالہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے افکار ونظریات سے احتراز ممکن نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کے بارے میں یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ یہ کل کے یورپ کے لیے بھی اتنا ہی قابلِ قبول ہے جتنا کہ آج کے یورپ کے لیے، جو اسے قبول کرنے کا آغاز کر چکا ہے۔(۱)

**ای بلائیڈن**: ’’سچا اور اصلی اسلام جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اس نے طبقۂ اناث (خواتین) کو وہ حقوق دیئے جو اس سے پہلے اس طبقہ کو انسانی تاریخ میں نصیب ہوئے تھے نہ اس کے بعد۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اس کی تعلیمات کو کن الفاظ میں سراہا جا سکتا ہے وہ حقیقی انقلاب جو ذہن بدل دے، دل بدل دے اس کی تعریف کیسے ممکن ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی فتوحات کو الفاظ کے پیرائے میں سمونا ناممکن ہے۔(۲)

**برٹر ینڈرسل**: عیسائیت اور اس کے علمبر داروں نے ہمیشہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف باطل (منفی) پروپیگنڈہ جاری رکھا ہے جب کہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم انسان اور فقید المثال مذہبی رہنما تھے۔ وہ ایک ایسے دین کے بانی تھے جو بردباری، مساوات اور انصاف کی بنیادوں پر کھڑا ہے۔(۳)

**بی. اسمتھ**: کسی مذہبی رہنما اور مذہب کی حقیقت کا اندازہ اس کے نام لیواؤں اور پیروکاروں کے اعمال سے لگایا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ۶۳۷ء میں خلیفہ دوم (حضرت) عمر فاروقؓ کے زمانہ میں یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، یروشلم میں کسی گھر یا مکان کو نقصان نہیں پہنچا۔ میدانِ کارزار کے سوا یروشلم کے اندر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا گیا۔ ۱۰۹۹ء میں عیسائیوں نے یروشلم پر قبضہ کیا اور مسلمانوں کے گھروں اور املاک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، تین روز تک مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی، ستر ہزار مسلمان بچے، بوڑھے، عورتیں اور جوان قتل کیے گئے، ان میں دس ہزار وہ تھے جنہیں مسجد عمر میں ہلاک کیا گیا، جب مسلمانوں نے یروشلم فتح کیا تو

---

(۱) Islam our Choice, P. 81

(۲) Christranity Islam and the Negro race, 1969

(۳) Why I am not a Christian



وہ ثابت کر رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لیے فضل ورحمت بن کر آئے تھے۔

**ایل وی واگلیری**: اگر کوئی مذہب انسان کی فطانت، ذہانت اور جمالیات میں اضافہ نہیں کرتا تو ایسا مذہب زندہ نہیں رہتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لیے ایک ایسا دین لے کر آئے جو انسان کے ذہن کو ترقی دیتا ہے، اس کی جمالیات کی حس بیدار، تیز تر اور مکمل کرتا ہے۔ دینی ارتقا کی تکمیل کرتا ہے کیونکہ اسلام سے زیادہ روشن خیال مذہب دنیا میں کوئی اور نہیں۔ (۱)

مسٹر شانتا رام پیغمبر اسلام کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: میں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ مشاہیر کی سوانح حیات پڑھنے میں صرف کیا ہے۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت محمد ایک عظیم انسان ہی کہ جس کے مقابلے کا انسان روئے زمین پر نظر نہیں آتا۔(۲)

جان ڈیون پورٹ نے ۱۸۶۹ء میں انگریزی زبان میں سیرت پر ایک کتاب بعنوان Aology for Muhammad and the Quran تصنیف کی جس کی ابتدا انہوں نے ان الفاظ سے کی ہے: ’’اس میں شبہ نہیں کہ تمام مقننین اور فاتحین میں ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے حالات زندگی محمد کے حالاتِ زندگی سے زیادہ تر مفصل اور سچے ہوں۔‘‘

اے. گیلیوم رقمطراز ہے: ’’تاریخ انسانی میں محمد کا مقام سب سے بلند اور منفرد ہے‘‘۔

آای.ڈرمنگھم اپنی کتاب Life of Muhammad میں رقمطراز ہے: ’’محمد اس اعتبار سے دنیا کے وہ واحد پیغمبر ہیں جن کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے، ان کی زندگی کا کوئی گوشہ چھپا ہوا نہیں ہے بلکہ منور اور روشن ہے۔

مشہور مستشرق ایڈورڈ جی براؤن نے اسلامی طب پر چار خطبات دیے تھے جنہیں بعد میں عربین میڈیسن کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا جس کا اردو ترجمہ طب العرب ہے۔

---

(۱) Islam our choice (۲) محمد کا جیون چرتر

حضرت محمدؐ کا سب سے بڑا معجزہ یہ تھا کہ آپؐ نے عرب کے لڑنے اور ایک دوسرے سے خصومت رکھنے والے قبیلوں میں مذہبی اور معاشرتی یک رنگی اور یکجہتی پیدا کردی، جس سے ان کا نصب العین ایک ہوگیا۔ وہ ایک قوم کی حیثیت سے دنیائے معلوم کے نصف حصہ پر قابض ہوگئے اور قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کے بجائے انہوں نے عظیم الشان سلطنت قائم کردی۔(۱)

موسیو گاسٹن کار لکھتا ہے: اسلام ایک اجتماعی مذہب ہے جس کو دنیا کی ۲/۳ حصہ آبادی نے حق تسلیم کرلیا ہے۔ اسلام ہی نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لیے ہر قسم کے ذرائع یورپ کو پہنچائے ہیں، روئے زمین سے اگر اسلام مٹ گیا، مسلمان نیست و نابود ہوگئے، قرآن کی حکومت جاتی رہی تو کیا دنیا میں امن قائم رہے گا، ہرگز نہیں۔(۲)

فرانسیسی عالم جان ملیا لکھتا ہے: اسلام آسمانی مذہب ہے، لطف و محبت اور شرف کا مذہب ہے اور اس میں تمام مذاہب سے زیادہ نرمی و سہولت موجود ہے۔

برطانوی مصنف جے ڈبلیو گراف لکھتا ہے: قرآن وہ کتاب ہے جس کے الہامی ہونے پر بے شمار تاریخی دلائل موجود ہیں اور محمدؐ وہ واحد رسول ہیں جن کی زندگی کا کوئی حصہ ہم سے مخفی نہیں۔ اسلام ایک ایسا فطری اور سادہ مذہب ہے جو اوہام و خرافات سے پاک ہے۔ قرآن نے اس مذہب کی تفصیل پیش کی اور رسولؐ نے اس پر عمل کرکے دکھایا، قول و عمل کا یہ حسین امتزاج کہیں اور نظر نہیں آتا۔(۳)

پروفیسر جان اوکارنر لکھتے ہیں: اسلام مذہب ہی نہیں بلکہ زندگی کا ایک مکمل نظام ہے جو ہر حال میں انسانیت کی اعلیٰ قدروں کو برقرار رکھتا ہے اور انہیں مضبوط بناتا ہے، اسلام کی تعلیمات اعلیٰ قدروں اور سماجی قدروں کا ایک بیش بہا مجموعہ ہے، ہر شخص خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، اسلام کی اخلاقی اور سماجی تعلیم سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔(۴)

مشہور جرمنی شاعر گوئٹے اسلامی تعلیمات کے تفصیلی مطالعے کے بعد رقم طراز ہے:

(۱) طب العرب ص ۲۷ (۲) البلاغ، بیروت، صفر ۱۳۳۰ھ

(۳) دین و دنیا، دہلی، مارچ ۱۹۵۶ء (۴) دین و دنیا، دہلی، اگست ۱۹۶۲ء



''اگر اسلام یہی ہے تو ہم سب کے سب مسلمان ہیں، ہر وہ شخص جو حسن واخلاق اور شرافت کا پیکر ہو، وہ مسلمان کہلانے کا حقدار ہے، بیشک محمد کا لایا ہوا دین اخلاص، انسانیت کے ساتھ ہمدردی اور معاشرے کے لیے اعلیٰ ترین اخلاقی ہدایت ہے، ہر لحاظ سے محمد کا لایا ہوا دین دیگر تمام ادیان پر فوقیت رکھتا ہے۔

مسٹر ہولڈرسن لکھتے ہیں: ''حضرت محمد کی تعلیمات ہی کو یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں ہیں جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتی ہیں''۔(۱)

ڈاکٹر کلارک لکھتا ہے: حضرت محمد کی تعلیمات ہی کو یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں ہیں جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔(۲)

ممتاز انگریز مفکر موسیو لیون راس کہتا ہے کہ دین اسلام دیگر تمام مذہب سے بہتر اور افضل ہے، جو لوگ اس میں عیب نکالتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں، اسلام ایک جامع کمالات کا دستور ہے۔

موسیو سیدیو لکھتا ہے: ''اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ قرآن میں تمام آداب، اصول و حکمت فلسفہ موجود ہیں''۔(۳)

**آرنلڈ ٹین لی:** ''محمد نے اسلام کے ذریعہ انسانوں میں رنگ، نسل اور طبقاتی امتیاز کا یکسر خاتمہ کردیا، کسی مذہب نے اس کی بڑی کامیابی حاصل نہیں کی جو محمد کے مذہب کو نصیب ہوئی۔ آج کی دنیا جس ضرورت کے لیے رو رہی ہے اسے صرف اور صرف مساواتِ محمدی کے ذریعہ پورا کیا جاسکتا ہے۔

ممتاز یورپی مورخ ایچ جی ویلز لکھتا ہے: ''محمد کی تعلیمات یہ ہیں کہ سچ سب سے بڑی خوبی اور نعمت ہے۔ اسلام سادہ اور کامل مذہب ہے۔ مہربانی، فیاضی اور مساوات پر اس کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر آدمی کی ضرورت پوری کرنے والا مذہب ہے۔

**سر ولیم بگنٹ** رقمطراز ہے: اسلام کے پاس اولادِ آدم کو دینے کے لیے اتنا کچھ

(۱) شانِ محمدؐ، میاں عابد احمد، ص ۱۴ (۲) میزان التحقیق ص ۲۳

(۳) تاریخ عرب، ص ۶۴

ہے وہ بالآخر ساری دنیا کو اپنا بنا لے گا۔

مشہور یورپی مستشرق جارج سیل لکھتا ہے: ''مسلمانوں کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے ایک امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔(۱)

ممتاز یورپی اسکالر ای بلائیڈن لکھتا ہے: ''مسلم فتوحات کے نتیجہ میں کالے خطہ میں اسلام کی روشنی پھیلی اور تعلیمات محمدی نے انسانوں کو جینے اور سر اٹھانے کا حق بخشا۔ عیسائیت جہاں بھی گئی وہاں انسانوں کو غلام بنایا اور طاقت اور جارحیت کے ذریعہ ان پر حکومت کی گئی، محمد کا دین جہاں پہنچا وہاں حقیقی جمہوری حکومتوں کا قیام معرضِ وجود میں آیا۔

ہندوستان کی سابق سیاسی لیڈر و گورنر سروجنی نائڈو نے ایک موقع پر کہا تھا: ''اسلام پہلا مذہب ہے جس نے جمہوریت کی تلقین کی اور اس پر عمل کیا، اسلام میں حقیقی خالص جمہوریت کا رنگ پایا جاتا ہے جو کسی دوسرے مذہب کی پیداوار نہیں ہے۔(۲)

بھارت کے ممتاز سیاسی رہنما مسٹر ایم این رائے کہتے ہیں: ''اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے دنیا کو جمہوریت کا وہ تخیل عطا کیا جس سے ساری دنیا نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا، اسلام سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا کہ جمہوریت کیا چیز ہے۔(۳)

جنیوا یونیورسٹی کے پروفیسر سپریل لکھتے ہیں:

''پوری نسل انسانی کو اسلام کے پیغمبر پر فخر کرنا چاہیے کیونکہ آپؐ نے انسانیت کے لیے وہ قانون چھوڑا ہے جس کے اعلیٰ معیار پر انسانیت اگر آئندہ دو ہزار سال میں بھی آجائے تو بڑی باعث مسرت کامیابی ہوگی۔(۴)

لندن کی خاتون رائٹر کارین آرم اسٹرانگ نے مذہب پر ایک درجن سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں، ان کی ایک کتاب تین سو صفحات کی سیرتِ رسولؐ پر ہے، اس کتاب کا خاتمہ ان الفاظ پر

(۱) المنہاج الواضح ص۴۴ (۲) حیاتِ نو، کراچی، ۱۹۶۵ء

(۳) دین و دنیا، دہلی مارچ ۱۹۵۶ء (۴) اسلام مکمل دین، مستقل تہذیب، ص ۴۰۰

تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو۔ تجلیات سیرت، حافظ محمد ثانی، مطبوعہ فضلی سنز (پرائیویٹ) لمٹیڈ، اردو بازار کراچی 1996

محمد رسول الاسلام فی نظر فلاسفته الغرب و مشاهیر علماء و کتابه لمحمد فهمی عبد الوهاب ، دار الاعتصام القاهرة ۱۳۹۹ ه



ہوتا ہے:..... ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مذہب اور ایک ایسے کلچر کے بانی تھے جس کی بنیاد تلوار پر نہیں تھی، مغربی افسانہ کے باوجود اسلام کا نام امن اور صلح کا مفہوم رکھنے والا ہے۔''(۱)

الغرض منصف مزاج غیر مسلموں نے بھی خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی تعلیمات کی عظمت و خوبیوں کا کھل کر اعتراف کیا ہے۔ اسلام دشمن عناصر کی سازشوں اور شکوک وشبہات کے ماحول میں بھی اسلام تیزی سے دلوں کو مسخر کر رہا ہے اور اسلام کی روشنی سے کفر وضلالت کی تاریکیاں کافور ہو رہی ہیں اور دائرۂ اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ امت مسلمہ اپنے قول و عمل سے غیر مسلموں میں اسلام کی سچی تصویر پیش کریں اور دعوت وتبلیغ کے لیے عزم مصمم کریں۔

☆☆☆

(۱) Mohammad a western attempt to understanding : Islam by Ms Karen Armstong , published by Vitor gollangz ltd. Landon 1992 بحوالہ راشٹریہ سہارا، ۱۱ر جنوری ۲۰۱۳ء ص ۷